۱۰۔ رباعیات

پہلی بات : رباعی شاعری کی مشہور صنف ہے۔ چار مصرعوں والی نظم کو رباعی کہتے ہیں جو مخصوص لے اور آہنگ میں کہی جاتی ہے۔ اخلاق، فلسفہ، تصوف، حکمت و دانائی وغیرہ رباعی کے موضوعات ہیں۔ اِس کے چوتھے مصرعے میں خیال مکمل ہوتا ہے۔

ولؔی دکنی

جان پہچان : ولؔی کا اصل نام ولی محمد تھا۔ وہ ۱۶۶۸ء میں اورنگ آباد (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ ولؔی نے غزل گوئی پر خصوصی توجہ دی اور بہت جلد اسے عروج پر پہنچا دیا۔ انھوں نے فارسی غزل کے مضامین اور تشبیہات و استعارات کو اُردو غزل میں استعمال کر کے اسے خوبصورت بنا دیا۔ ولؔی نے غزل کے علاوہ رباعیات بھی کہی ہیں۔ ۱۷۰۷ء میں ان کا انتقال ہوا۔

یہ ہستی موہوم دِسے مُج کوں سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثلِ حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کر ہرگز بند
اَپس کوں نہ کر خراب ، اے خانہ خراب

مصحفؔی

جان پہچان : شیخ غلام ہمدانی مصحفؔی کی پیدائش ۱۷۴۷ء میں اکبر پور (امروہہ) میں ہوئی۔ یہیں انھوں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر اعلیٰ تعلیم کی غرض سے وہ دلّی گئے۔ مصحفؔی ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ وہ اُردو، فارسی کے علاوہ عربی پر بھی عبور رکھتے تھے۔ مصحفؔی کے کلام میں ملکی خصوصیات اور مقامی رنگ کے علاوہ وطن کی محبت کا جذبہ خاص طور پر نمایاں ہے۔ ان کی چند مثنویاں مشہور ہیں جن میں 'سردی، اجوائن، غریب خانۂ مصحفؔی، مودی خانۂ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ فارسی اور اُردو میں ان کے آٹھ دیوان شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا انتقال ۱۸۲۴ء میں لکھنؤ میں ہوا۔

ناداں گئے جہاں سے اور دانا بھی
پیدا جو ہوئے ، ہوئے وہ ناپیدا بھی
ہے ہستیِ دنیا تو ہمارے دم سے
جب ہم نہ ہوئے تو گو نہ ہو دنیا بھی

تلوک چند محروم

جان پہچان : تلوک چند محروم یکم جولائی ۱۸۸۷ء کو میاں والی (پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ وہ درس و تدریس سے وابستہ تھے۔ بچوں کے ادب میں ان کا نام اہم ہے۔ انھوں نے اپنی نظموں کے ذریعے بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما پر خصوصی توجہ دی۔ ان کی زبان آسان اور سادہ ہے۔ 'بہارِ طفلی'، بچوں کی دنیا اور 'گنجِ معانی اور شعلۂ نوا' ان کے شعری مجموعے ہیں جن میں رنگارنگ موضوعات پر نظمیں ملتی ہیں۔ ۶؍جنوری ۱۹۶۶ء کو دہلی میں ان کا انتقال ہوا۔

ہر چیز اگرچہ اب ہوئی مصنوعی
تو اپنی نہ بنا زندگی مصنوعی
صنعت کو فروغ کب ہوا قدرت پر
اُڑ اُڑ کے گرے گی یہ پری مصنوعی

جگت موہن لال رواں

جان پہچان : جگت موہن لال رواں ۱۴؍جنوری ۱۸۸۹ء کو موران واں، ضلع سیتاپور (اُتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے دوران عربی اور فارسی مدرسے میں سیکھی اور لکھنؤ سے بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ رباعی گو شعرا میں انھیں اہم مقام حاصل ہے۔ رواں کی زبان صاف ستھری اور سادہ ہے۔ ان کی رباعیوں میں اخلاقی درس پایا جاتا ہے۔ 'روحِ رواں' ان کی رباعیوں کا مجموعہ ہے۔ ۲۶؍ستمبر ۱۹۳۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔

کل صبح نے مسکرا کے تاروں سے کہا
ہوجائیں گے اب تمھارے انوار فنا
تاروں نے کہا ، ہم تو رہیں گے یونہی
تو آئے گی اور ختم ہوجائے گی ، آ

معانی واشارات

ہستیِ موہوم	مُرادفرضی زندگی	حَباب	بلبلہ
دِسے	دِکھے، نظر آئے	ناپیدا	غیر موجود
مُج کوں	مجھے	مصنوعی	بناوٹی، انسان کا بنایا ہوا
سَراب	دھوکا، وہ ریتیلی زمین جو سورج، چاندکی چمک سے پانی کا دھوکا دیتی ہے۔	صنعت	ہنرمندی، کاری گری
		انوار	نور کی جمع، روشنی، اُجالا
اُپر	اوپر	فنا	موت، ہلاکت، بربادی

رباعیات کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

(۱) رباعی

- جان پہچان کی مدد سے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

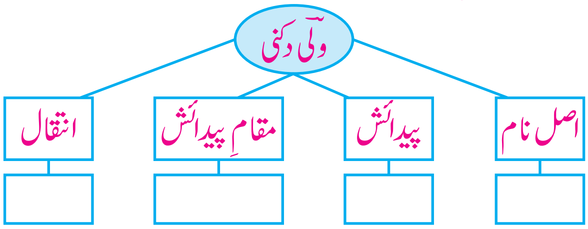

- درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ شاعر کو زندگی کیا دِکھائی دیتی ہے؟

۲۔ زندگی کی مثال کس چیز سے دی گئی ہے؟

۳۔ شاعر کیا نصیحت کر رہا ہے؟

- زندگی سے متعلق شاعر کا نظریہ بیان کیجیے۔
- رُباعی سے دکنی الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
- ولی کی رباعی کے قافیے لکھیے۔

(۲) رباعی

- جان پہچان کی مدد سے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

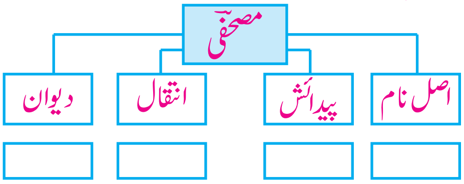

- درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ دنیا سے کون سے لوگ چلے گئے؟

۲۔ رباعی میں شاعر خود اپنے بارے میں کیا کہتا ہے؟

- مصحفی کی رباعی کا مرکزی خیال لکھیے۔
- ’ناداں‘ کے حروف کی مدد سے ایسے الفاظ بنائیے جن کے معنی یہ ہوں۔

روز

خیرات

روٹی

پکار

عقلمند

- رُباعی سے متضاد الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔
- ’دنیا کی رونق شاعر کے دم سے ہے‘ وضاحت کیجیے۔

(۳) رباعی

- جان پہچان کی مدد سے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔

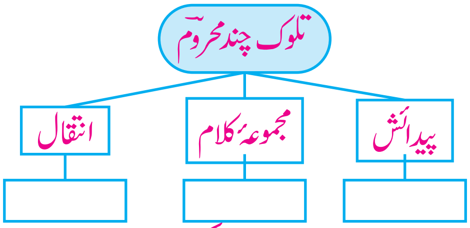

- درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ زندگی سے متعلق شاعر کیا نصیحت کر رہا ہے؟

۲۔ شاعر نے صنعت کو کیا کہا ہے؟

- محرومؔ کی رباعی کا مرکزی خیال لکھیے۔
- صنعت کو فروغ کب ہوا قدرت پر
  اُڑ اُڑ کے گرے گی یہ پری مصنوعی
  شعر کا مطلب لکھیے۔

(۴) رباعی

- جان پہچان کی مدد سے خاکہ مکمل کیجیے۔

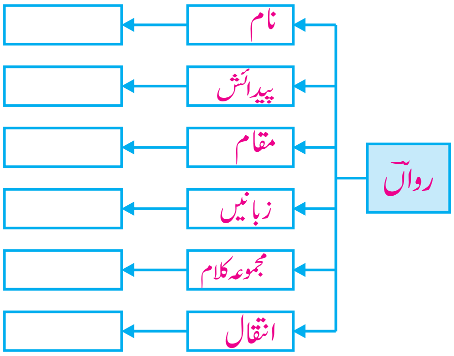

- درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

۱۔ رواںؔ کی رباعی میں کن کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے؟

۲۔ صبح نے تاروں سے کیا کہا؟

۳۔ تاروں نے صبح کو کیا جواب دیا؟

۴۔ رواںؔ کی رباعی سے کیا سبق ملتا ہے؟